اخبار چو نیر ہست از بس روشن		زد گشت دلیل حق بر ہن ہر من		اعجاز نوشت بہر این سال جدید		منشور محمدی ہست جاوید	

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	با خاتم دہر آمدہ منشور محمد	توریت بلا تورید انجیل بتجیل	گو با ن صفت و سیرت مبرد محمد

نمبر ۸ | مطبوعۂ ۱۵ ویں ربیع الاوّل سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشرہ واربعہ امین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت محصول ڈاک بخاتم ۵ دیتہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہیئے

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدائی
جو خسرو کشور بقا ہے
ای صل علیٰ رسول امجد
سردار پیمبران محمدؐ

عالم ہے قدیر ہے احد ہے
سلطان قلمرو ابدی ہے
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے
خورشید عرب مہ عجم ہے

مالک رازق کریم خالق
عادل سامع مرید صادق
وہ افسر فرق انبیائی
محبوب جناب کبریائی ہے

خلاق زمین و آسمان ہے
وہ غارس باغ کن فکان ہے
شاہنشہ کشور نبوت
آرائش مسند شریعت

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے
اتھارہ ہزار عالم اوسکے
سب پر شرف نبی عیاں ہے
وہ علت غائی جہاں ہے

قندیل فلک بوجہ احسن
شمع مہ و مہر ہے روشن
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف
منشور محمدی کے اوصاف

شاہنشہ ملک بے مثالے
محبوب جسریم لایزالی
جب سے نکلا یہ رشک گلزار
نظروں سے گرے جہاں کے اخیار

دیہیم جلال فر پر ہے
اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی
جو فضل و شرف اسے بجا ہے
ہمنام جناب مصطفا ہی

خالق ہر چیز کا وہی ہے
صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
نور رخ دلپذیر اسلام
احمی ملل مطہر اسلام

افعال حکیم لایزالے
ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
شمس الاخبار آسمان پر
ہے پیش مسیح نیک اختر

کیا لکھوں ثنای ایزد پاک
ارشاد نبی ہے ماعرفناک
گر تا ہی بقلب زار ناشاد
منشور محمدی کی فریاد

جب نعت نبی کا وقت آیا
خامہ نے ادب سے سر جھکایا
چھپتے ہیں صحیح سب کوالیف
بے شبہ ہے افسر صحایف

لولاک لما خلقت الافلاک
آیا ہی بشان شاہ لولاک
عمدہ جنس ہیں نفیس مضمون
ہر لفظ ہی رشک در مکنون

اس نظم کو کر چکا جب اتمام
سال دہم و روز دہ شب الہی
ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی ہے نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدوں کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام میں موجود ہیں لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبوں کو ان متفرق پرچوں کی ضرورت ہو تو بامسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہوں منگوالیں محصول ڈاک پرچوں کو ۰ر ہے۔ غریب مسلمانوں اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علموں سے قیمت کی درخواست نہیں فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر میں پرچے نام روانہ کئے جائینگے۔

قبول اسلام

مخدوم و مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب خیر خواہ اسلام دام عنایتہ۔ بعد سلام سنت الاسلام۔ آپکے ناظرین خیر خواہ اسلام کو خوشخبری سناتا ہوں کہ ۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء کو شہر لاہور میں دہلی دروازہ کے باہر جناب مولوی احمد علی صاحب واعظ ردنصاریٰ پند و تلقین فرمارہے تھے مجمع عام سے ایک شخص مسمی برمستر ہنڈ یگ کرستان نے مولوی صاحب ممدوح کے ذریعہ۔ راہ ہدایت اختیار کی اور محمد شفیع کے نام سے موسوم ہوا۔ ۱۳۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء کو مقام مذکورہ بالا پر حافظ فضل الدین صاحب واعظ ردنصاریٰ شاگرد جناب مولوی احمد علی صاحب دہلوی وعظ کر رہے تھے۔ کہ ایک ہندو نے اپنی دلی خواہش ظاہر کرکے عرض کیا کہ مجکو اسلام میں داخل کرواوسکا پورا پورا منشا دریافت کرکے مرض کفر اور شرک کے دور کرنے کے لئے شفاخانہ محمدی سے معجون کلمہ طیبہ کھلا کر شفا دی اور موسمن لال نام کی جگہ شیخ عبداللہ اسم مقرر کیا۔ الہم زدفزد

خیر خواہ اسلام

نشتر مفتی وحضور احمد علیہ السلام

کرمفرمای بندہ مہتمم اخبار منشور محمدی سلمہ اللہ تعالے۔ بعد سلام مسنون کے التماس یہ ہے کہ مضمون ذیل کو درج اخبار فرماکر ممنون فرمائے کہ نورافشان مورخہ ۱۲۔ ۱۱ اکتوبر سنہ حال میں ن۔ س کا مضمون نشتر مفتی مصرحہ ورس ۲۳ و ۲۴ فصل دانیال کا نظر سے گذرا جو مسیح علیہ السلام سے متعلق کیا ہے ہر چند نا واقفوں کی نظروں میں جلوہ دیا مگر اہل علم کی نظروں سے گر گئی بلکہ طلبہ تاریخ کی نظروں میں نہ رہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جروسلم بیت المقدس دو مرتبہ برباد ہوی ہے ایک مرتبہ بخت نصر نے سنہ ۶۰۶ قبل مسیحی میں اجارے دوسرے مرتبہ سنہ ۷۰ مسیحی میں طرطوسی رومی نے برباد کی اور دو مرتبہ خوب آباد ہوی ایک مرتبہ فارسیون سے دوسرے مرتبہ قیداری اہل اسلام سے چنانچہ ورس ۱۲ فصل ۲۵ یرمیا کے مطابق ستر سال بعد یعنے سنہ ۵۳۶ قبل مسیحی میں ذوالقرنین مسیح کیقباد کورش میرسی نے بابل فتح کیا اور یہود کو قید بابل سے خلاص کیا اور چونکہ حسب فصل ۸ دانیال کی ایلام ولیدیہ کا بادشاہ تھا ملقب بہ کیقباد ہوا کہ فارسی قدیم مین کیقباد کی معنے ذوالقرنین کی ہیں اسی نے کوہ ارل مین ژوپتہ کے پاس یاجوج والی روس پر سد بنائی تھی جو بخاری و مسلم کی حدیث کے رو سے زمانہ حضرت علیہ السلام میں توت گئی تھی اور اوسکا نشان ابتک موجود ہے اور اوسی نے بارہ در بند جنوب شمال کوہ قاف مین بنائی تھی اور اسی نے بلغار کی شمال میں پلونہ کے پاس قلعہ بنائی اور اہل سیتھا سے خوب لڑا وفتحیاب ہوا اور

بعد فتح بابل کے ساتھ سال بادشاہ رہا اوسکے بعد سنہ ۵۲۹
قبل مسیحی میں کمبیسس بادشاہ ہوا یعنے کیکاؤس جیسے
اوسکے حروف سے ظاہر ہی اوسکے بعد سنہ ۵۲۱ قبل مسیحی میں
دارایوس ہستاسپس یعنی گشتاسپ بن بیاوش بادشاہ ہوا
اوسکے بعد سنہ ۴۸۴ میں احشویروش یعنے لہراسپ بادشاہ ہوا
جسکو زرکسیس کرکے انگریزی میں لکھا ہے اوسکے سنہ
اول جلوس میں جیسے کتاب عزیر میں ہی یہود کی شکایت
میں حوالی سوالی نے اونکی عرضی لکھی کہ یہہ قوم سرکش ہیں
فصیل بنانی پاویں اوسکے بعد سنہ ۴۶۲ قبل مسیحی میں ارتخشتا
جسکو انگریزی میں آرتازرکسیس کرکے لکھا ہے لہراسپ
کا سپہ سالار بادشاہ ہوا اوسکے بعد سنہ ۴۲۵ قبل مسیحی میں
زرکسیس دوم بادشاہ ہوا اوسکے بعد دارایوس بن
احشویروش سنہ ۴۲۳ قبل مسیحی میں بادشاہ ہوا جسکو
دارایوس نوتھس کہتے ہیں یعنے گشتاسپ اوسکے سنہ
اول جلوس میں دانیال کی فصل نہم کا خواب ہے اور حسب
کتاب عزیر کے اوسکے دوسرے سال تک بیت مقدس
کی تعمیر معطل رہی پر تیسرے سال یعنی سنہ ۴۲۰ قبل مسیحی میں
حسب فرمودہ فصل نہم دانیال کی جیسے اوسکے ورس ۲۵
میں ہے فرمان تعمیر بیت مقدس صادر ہوا جیسے کتاب عزیر میں
ہے اور جہکہ ہفتی سے مراد سات سال ہوں سنہ ۴۲۰ کے
ساتھ ہفتے ہوے وہی ولادت مسیح تک صدور فرمان سے
ساتھ ہفتے لکھے ہیں پر یہود و نصاریٰ کی غلطی یا شرارت
سے بجاے ساتھ کے ساتھ وسات دو ہفتے ورس ۲۵
فصل نہم مذکور میں ہو گئی کہ صریح عبارت ہے اوسکے دخل
پر گواہ اور سنہ ۴۸۴ قبل مسیحی میں ارتخشتا سوم

بادشاہ ہوا اوسنے اپنی سنہ ۷ جلوس میں دوسرا فرمان
مرمت بیت مقدس کے لئے صادر کیا اور پہلا فرمان سنہ ۲۰ قبل
والا تعمیر کے لئے تھا اور صاف واضح ہے کہ جبکہ ساتھ ہفتے
صدور فرمان سے ولادت مسیح تک ہوے اور ۷۳ سال کے ہوکر
مسیح اوٹھاے گئے پس کسیطرح سے ساتھ ہفتے کے
سوا ستر یا اہتر ہفتے صدور فرمان سے مسیح علاوہ نہیں
رکھتے نہ ولادت سے نہ وفات سے پس مفسرین انگریزی کے
بالخصوص حکیم سر ایزک ٹامسن صاحب کی غرقریزی بے سود
گئی بلکہ ستر ہفتے خاص بربادی بیت المقدس دوسرے
سے ولادت ختم المرسلین حضرت احمد علیہ السلام کی نسبت
ہیں اس طریق سے کہ سنہ اہتر مسیحی میں دشمن
بادشاہ برباد کنندہ بیت مقدس آیا اور ورس ۲۶ فصل
نہم میں اہتر روز کے مقام پر اہتر ہفتے کر دئی ہیں یہہ
عربی ترجمہ کی غلطی ہے اور اردو میں باسٹھ ہفتے لکھدئی
ہیں اور ایک ہفتے تک ہر چند دشمن جرو مسلم بیت
مقدس پر زور کیا مگر اوسکا زور نچلا جسکے سنہ ۷۶ ہوے
اور نصف ہفتے یعنے ساڑھے تین سال میں اپنی بیتی کی
شرکت یعنے ظرطوسی میں جسکا سنہ ۸۰ مسیحی ہوی بیت
مقدس کو اجازت اور خود بادشاہ مذکور اوسی سنہ سال
میں حسب ورس ۲۷ فصل نہم کے مارا گیا اور سنہ بربادی
اسنی مذکور سے ستر ہفتے کے بعد ختم المرسلین علیہ السلام
یعنے چار سو نوے و اسنی یعنے پانسو ستر میں رونق افروز
اس جہان کے ہوے جیسے ورس ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ فصل نہم
لکھا تھا پس خلاصہ اوس فصل نہم کا یہہ ہے کہ حسب ورس ۲۴
فصل ۲۵ یرمیا کو دانیال نے مطابق پایا کہ برباد کرنے

والی بخت نصر یہود کے تباہ ہوے اور یہود خلاص ہوے
اور ۱۳۰۰ فصل ۲۵ پر میا میں پھر جروسلم کی بربادی کہی
ہے پس دانیال رویے اور جبرئیل آئے اور حسب در
۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ کی فرمایا کہ تیرے شہر کی یعنے بربادی دوم
سے قدوسین کی مسیح تک یعنے ولادت تک ستر
ہفتے ہونگے اور مسیح میں حرف یا نہیں بلکہ میم سین
چاہیے پس اس سے اسقدر دریافت ہوا کہ وقت بربادی
دوم سے ولادت ختم المرسلین علیہ السلام تک چار سو نوے
سال ہوں گے لیکن زمان بربادی معلوم نہ ہوا نظر بران
درس ۲۵ سے فرمایا کہ بیت مقدس کی تعمیر کے لئے اس
خواب سے بعد فرمان صادر ہوا جو کتاب عزیر کے رو سے ۴۲۰ سنہ
قبل مسیحی میں صادر ہوا اور صدور فرمان سے ولادت مسیح تک
ساٹھ ہفتے ہونگے وہی ساٹھ ہفتے ہوے جسکے چار سو بیس
سال ہوتے ہیں اور انہتر روز بعد یعنے سال ولادت مسیح سے
سردار دسپاہ شبیں آوے گا وہی آیا اور وہ جروسلم کو برباد
کریگا نہ اوسی سال بلکہ ہفتے یعنے ساتھ سال تک زور
کریگا یعنے ۳۳ سنہ مسیحی تک اور نیم ہفتے یعنے ساڑھے تین سال یعنے
سنہ اثنی مسیحی میں جروسلم اجاڑیگا اور اسی سال مریگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا اب یاجوج والی روس و ماجوج اہل
یورپ خلاف کتاب کے سنہ ستر میں جروسلم کی بربادی لکھتے
ہیں کہ مرتبہ خلاف کتاب و تاریخ یہود کے ہے اور انہین
کی پیروی جناب سید احمد خاں صاحب بہادر بھی تبیین الکلام
میں کرتے ہین کیوں نہو اقناس علی ہذین لو کہم مشہور ہے۔
مسلمانوں کو ضرور ہے کہ اس تحقیق سے مطلع رہیں تا بوقت
غلط بیانی نصاریٰ اور اونکے پیروؤں کے دھوکے میں نہ آویں۔ فقط

سالویشن آرمی کی بھرتی کے لایق عیسائی

حسب تحریر دلپذیر نور افشان کہ ہندوستانی عیسائی بھی
سالویشن آرمی مین بہت سے داخل ہوجاینگے۔ اس واسطے
مین بھی ایک لایق عیسائی کی خبر دیتا ہوں اور بے زبردست
عیسائی بنام پادری اینک جویل صاحب مشہور و معروف
رائے بریلی کے عیسائی بھائیوں کے پیش امام اور ہادی ہیں۔
چنانچہ ذیل کے تحریر سے پادری صاحب ممدوح کا وصف ظاہر
ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ حضرات پولو اور یا میجر مکرمی صاحب
سرگروہ سالویشن آرمی پادری صاحب ممدوح کو فوج نجات
میں بھرتی کرلین تو بہتر ہے۔ یقین کرتا ہوں کہ مذہب
عیسوی کی بہت جلد ترقی ہوگی۔ کیونکہ دین عیسوی کی ترقی
کے لئے جھوٹ بولنا قابل تحسین ہے اور پولوس مقدس کے
روح کو تازہ کرنا ہے فلیپون ۱- ۱۸- نہیں نہیں یہ بھی
بھی خلاف ہے کیونکہ پولوس مقدس کی ہدایت مکاری سے
صرف انجیل کی منادی کی ہے نکہ بیفائدہ جھوٹ کی اجازت
ہو۔ اب ناظرین اخبار ہذا پادری صاحب ممدوح کا وصف
ملاحظہ فرماوین۔ چنانچہ وہ وصف پادری صاحب کا اخبار منشور
محمدی نمبر ۳۱ جلد ۱۱ میں طبع ہوکر ملاحظہ ناظرین میں آچکا ہے
وہ یہ ہے کہ اثنائے گفتگو میں پادری صاحب ممدوح الاوصاف
نے فرمایا تھا کہ۔ مولوی رنگین صاحب ساکنہ بانس بریلی چند روز
سے روپوش ہین اونکا پتہ نہین اگر اونکا پتہ کہین معلوم
ہو تو مولوی صاحب ممدوح کے بہت کرنی والین جاوین
اب جو مین اتفاقاً بانس بریلی مین آیا تو جناب مولوی
رنگین صاحب سے اس امر کو دریافت کیا اور دیکھا بھی تو نہ
روپوش تھے اور نہ کوئی معاملہ روپوشی کا اونکے ذمہ تھا

بگڑا دنگا سو جنہ کہلا ہوا تھا چنانچہ مولوی صاحب ممدوح خود میری ملاقات کو تشریف لائے اگر روپوش ہوتے تو بازار میں ہو کر میری ملاقات کو ۱۰ بجے دن کیونکر آتے معلوم ہوا کہ پادری صاحب جھوٹ بولنے کے عادی ہیں یہہ نہایت عمدہ وصف اونکو حاصل ہے حاصل کلام پادری صاحب کا الہامی کلام مذکورہ بالا مولوی صاحب کو سنایا تو مولوی صاحب نے فرمایا۔ شاید پادری صاحب پر روح القدس کا فیض ہوا ہوگا جو غیر زبان بولنے لگے میں تو اب تک بفضلِ خدا ایسے بلا سے امن میں ہوں۔ اب اتنا بھی کہتا ہوں کہ پادری اسکاٹ صاحب بریلی کے کتاب بستمی تصدیق الکتاب کے صفحہ ۲۲ سطر ۵ میں لکھا ہوا ہے کہ۔ ہر ایک سچے مسیحی کو کسیقدر الہام ہوتا ہے یا تو پادری اسکاٹ صاحب کی تحریر غلط ہے یا پادری اینک جو بن صاحب سچے مسیحی ہین تو اور ماتحت انکے عیسائی کس شمار اور کس قطار مین ہین۔ اور معلوم کرنا چاہیئے کہ علما ہر مذہب کے بمنزلہ ہادی اور حاکم کے ہوتے ہیں اور جب ہادی اور حاکم فعل بد کو اختیار کرین تو اوس سے لوگوں کو احتراز لازم ہے اور جو لوگ احتراز نہ کریں اور معتقد ہوں تو انکو بمصداق ع کند ہمجنس باہمجنس پرواز + تصور کرنا چاہیئے چنانچہ بلیبل مقدس چلا چلا کر پکارتی ہے اور نصیحت کرتی ہے اگر کوئی حاکم جھوٹ پر کان رکھتا ہے تو اسکے سارے خادم خبیث ہو جاتے ہیں امثال ۲۹ - ۱۲ - اور اسمیں پادری صاحب کے ذمہ دو گناہ ہیں **اول** جھوٹ جسکی بیبل مقدس مین سخت ممانعت ہے۔ سو جھوٹ چھوڑ کے ہر ایک شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے کہ ہم تو آپس میں ایک دوسرے کے عضو ہیں افسیون ۴ - ۲۵ - جھوٹے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے پر وے جو راستی سے کام کرتے ہیں اوسکی خوشی میں امثال ۱۲ - ۲۲ **دوسرا** گناہ غیبت۔ جو چھپکے اپنے ہمسایہ کی غیبت کرتا ہے اوسے جان سے مارونگا جو بلند نگاہ اور خود بین ہے مین اوسکی برداشت نہ کرونگا اور ۱۰۱ - ۵ اب میں پادری صاحب کے حق مین اپنے مالک خداوند سے جو ہر عیوب اور تخلیط سے پاک و صاف ہے دعا کرتا ہون کہ اے جناب باری تو اپنے کرم سے اس جھوٹے بھالے پادری کو جھوٹ بولنے سے بچا اور تو رحم کر کے وادیٔ ضلالت سے راہِ ہدایت پر لا آمین یا رب العالمین۔

راقم عبد المجید خادم واعظین ردّ النصاریٰ

عیسائیوں کی غلط فہمی کا بیان

پادری فانڈر صاحب اور پادری سافر صاحب اور پادری فرنچ صاحب بہادر اور پادری عماد الدین صاحب وغیرہ کی تحریرات کے دیکھنے سے یہہ ظاہر ہوا ہے کہ ان پادری صاحبون نے تمام عہد عتیق یعنے توریت و زبور اور صحیفۂ انبیا بنی اسرائیل کی تمام پیشین گوئیون کو کہ جو کسی طرح حضرت مسیح پر منطبق نہین ہو سکتین تہین اپنی سینہ زوری سے مسیح علیہ السلام پر جما یا ہے چنانچہ انمین سے مین بطور نمونہ کے ایک پیشین گوئی نقل کرتا ہوں دیکھو پادری عماد الدین صاحب اپنی کتاب **تحقیق الایمان** کے صفحہ ۱۴۵ میں لکھتے ہیں کہ دانیال ۹ باب کی آیت ۲۶ میں کہتا ہے کہ شصت ہفتون کے بعد مسیح قتل کیا جاویگا پر نہ اپنے لئے یہان تک پادری صاحب کی عبارت تھی۔ پھر صفحہ ۱۴۷ میں پادری صاحب دانیال کی عبارت توضیح کے لئے حاشیہ پر یون لکھتے ہیں کہ دانیال مسیح

سے ۴۹۰ برس پیشتر دنیا میں تھا۔ پس ایک ہفتہ برابر ہی
سات برس کے اور ۷۰ × ۷ = ۴۹۰ برس ہوتے ہیں۔
انہی کہتا ہون میں اولا تو پادری صاحب کا یہہ قول ہی
غلط ہے کہ مسیح سے ۴۹۰ برس پیشتر دنیا میں دانیا
تھا دانیال کی کتاب کے پہلے باب کی ۲۱ آیت میں یوں
ہے "اور دانیال خورش بادشاہ کے پہلے سال تک زندہ رہا
سو اسکے مطابق دانیال کی وفات خورش کے پہلے سال
جلوسی میں ہوی ہے کہ جو بنی اسرائیل کی رہائی کا بھی
وہی سال ہے سو اوسکے موافق دانیال کی موت یوسفیس
مورخ کی تحریر کے موافق چھ سو برس پیشتر اور علماء
عیسائی کی تحقیق کے موافق پانسو چھتیس ۳۶ برس پیشتر
ہوی ہے پس یہہ قول پادری صاحب کا سراسر غلط نکلا۔
دوم کتاب دانیال کے ۹ باب کی ۲۵ آیت مین ہے تو بوجھ
اور سمجھ کے جس وقت سے یروسلم کی دوبارہ تعمیر کا حکم نکلے
مسیح بادشاہ زادہ تک سات ہفتے ہین اور باسٹھ ہفتے
اس حساب سے ۶۹ ہفتے ہوتے ہین۔ کہ ۶۹ ہفتون کے بعد یعنی
ستترویں ہفتے میں یہہ پیشین گوئی پوری ہوی اور ہمنے
پادری صاحبون سے بھی اسکا مطلب دریافت کیا ہے تو انھون نے
بھی یہہ ہی فرمایا ہے کہ ۶۹ ہفتون کے بعد ستترویں ہفتے
میں یہہ پیشین گوئی پوری ہوی **پادری** عماد الدین
کہتے ہیں ستتر ہفتون کے بعد یہہ کیسی غلطی ہے۔
سوم اردو بیبل مطبوعہ ۱۸۳۸ مشن پریس مرزا پور کے
دیکھنے سے ظاہر ہے کہ شاہ **بابل** بخت نضر جب بنی اسرائیل
کو قید کرکے بابل کو لیگیا ہے تو اس وقت ۶۰۶ سنہ عیسوی تھے
ستر برس بنی اسرائیل اسکے قید میں رہے پھر حضرت دانیال

کی دعا سے رہائی پائی جیسا کہ کتاب دانیال کے ۹ باب سے
ظاہر ہے۔ پس اسی باب کے ۲۴ آیت میں حضرت جبرئیل
نے حضرت دانیال سے بحکم خدا فرمایا ہے کہ ستر ہفتے تیرے
لوگون اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہین تاکہ
اوس ہمہ مین شرارت ختم ہو اور خطاکاریان آخر ہو جاوین
اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جاوے اور ابدی راستبازی
پیش کی جاوے اور اوس رویت اور نبوت پر مہر ہووے اور
اوسپر جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جاوے۔ پس اب
موافق اسی حساب کے ۶۰۶ مین سے ستر برس منہا کردی
تو ۵۳۶ باقی رہتے ہیں نہ ۴۸۳ برس کے ۶۹ ہفتہ کا
حساب ہے پورا ہوتا ہے نہ اور ۴۹۰ برس کہ جو ستر
ہفتے کا حساب ہے درست آوے پس کسیطرح یہہ حساب
مسیح کے مطلوبی قصہ پر مطابق نہین آتا۔
چہارم واٹسن صاحب نے اپنی کتاب کی تیسری جلد میں
ڈاکٹر بریٹ کے رسالے سے جو نقل کیا ہی وہ یہہ ہے
کہ یہودیون نے دانیال کی اس پیشین گوئی کو ایسا بگاڑا ہے
کہ اب حضرت عیسیٰ پر جم نہیں سکتی۔ اب مین کہتا ہون
کہ دو حال سے خالی نہیں کہ یا تو پادری صاحبون کو ڈاکٹر
گریٹ کے موافق اقرار کرنا پریگا کہ یہودیون نے بلاشبہ
یہان تحریف قصدی کی ہے یا اس پیشین گوئی سے
ہاتھ دہوون۔
پنجم یہہ کہ اس پیشین گوئی کے موافق حواریون اور
پولوس مقدس کی نبوت کو جو عیسیٰ کے بعد ہوی جواب
اسلئے کہ اسمین صاف صاف رویا اور نبوت کا اختتام ہے
عماد الدین صاحب اپنی کتاب تحقیق الایمان کے صفحہ ۲۱

ہیں لکھتے ہین کہ خاتم النبیین کے معنے یہہ ہیں کہ شریعت کا تکمیل کرنے والا اور نجات دینے والا اور جملہ عیسائیون کے نزدیک شریعت کی تکمیل کرنے والے اور نجات دینے والے حضرت مسیح ہین تو پھر جو اربعین کو نبی ٹھہرانا اور پولوس مقدس کو بھی کہنا محض غلط نکلا۔

ششم یہہ کہ ردیا صادقہ تو ابتک بھی ختم نہین ہوی یہہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوی کہ جسپر پادری صاحبان پھولتے ہیں پس ۶ وجہہ سے مینے اس پیشین گوئی کی غلطی لکھی کوئی عیسائی اگر جواب باصواب دینے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ جواب دے ورنہ پادری فاندر صاحب اور پادری عماد الدین صاحب کی تحریر سے دہوکہ نکھاے کہ مسیح کہتا ہون کہ یہہ پادری صاحبان نری دہوکہ باز ہین اگر کسی عیسائی کے گمان مین میری یہہ بات صحیح نہو تو وہ اس پیشین گوئی مسیح پر مطابق کر دکھائے فقط

الراقم - حافظ فضل الدین واعظ ردنصاریٰ لاہور۔

مراسلہ

فیض بخش فیض رساں جناب محمد بشیر صاحب زاد الطافہ۔ سلام کے بعد واضح رای عالی ہو کہ یہہ چند سطور اخبار گوہر بار کے کسی گوشے مین جگہہ دیکر بندے کو ممنون و مشکور فرمائین ؎ زمانہ اب یہہ ایسا آگیا ہے + کہ لالچ زر مین ایمان دیدیا ہے + خدا یارا راستی پر لاتو انکو + جنہون نے اپنا ایمان کہو دیا ہے +

آجکل کے زمانہ کے عیسائی اپنی طرف ایمانداری اور حق پرستی کو منسوب کرتے ہین اور علاوہ اپنی ہر ایک فرقہ کو ناحق پرست تصور کرتے ہین۔ کیون صاحب یہہ بات قابل تسلیم ہو سکتی ہے **اول** غور کیجئے کہ حضرات عیسائی کے فرقہ کے جو پیشوا ہوے ہیں انمین سے بموجب انجیل شریف کے حق پرستی کمل طور سے نہین ہو سکی چہ جاے آجکل کے عیسائی انجیل مین یون مرقوم ہے کہ ہر ایک فرد بشر کو اپنے والدین کی فرمانبرداری کرنی چاہئے جو نافرمان والدین ہوگا وہ گنہگار کردگار تصور کیا جاویگا دیکھو انجیل یوحنا کے دوسرے باب سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح نے اپنے والدہ کی نافرمانی کی خیر۔ اس سے بھی درگذر۔ **آمدم** برسر مطلب پس اب خاکسار گذارش کرتا ہے کہ تمام ناظرین اخبار بغور تامل انکی ایمانداری پر خیال فرماوین کہ یہہ بیچارے بطمع زر اپنے آپ کو ایمانداری پر قائم کرتے ہیں موافق انجیل کے تو انمین ایمانداری کی مطلق بو تک نہین پائی جاتی جس صاحب کے ذہن رسا میں خدوی کا قول قابل تسلیم نہو تو وہ صاحب انجیل **مرقس** کا ۱۶ باب ۱۷ و ۱۸ آیت کو ملاحظہ فرماوین کہ مسیح فرماتے ہین وے جو مجھپر ایمان لاینگے انمین یہہ علامتین پائے جائینگی وے میرے نام سے دیوون کو نکالینگے اور بیماروں کو اچھا کرینگے اور نئی زبانین بولینگے اور سانپ کے ڈسے ہوے کو اچھا کرینگے۔ اور ہلاک کرنے والی چیزین پینگے تو انکو کچھہ اثر نہ کریگی پس معلوم ہوا کہ جس عیسائی مین یہہ علامت ہو تو وہ سچا تصور کیا جاوے ورنہ جھوٹا سمجھا جاوے۔ اور **دوم** مورخ جان پورٹر صاحب جو منصف مزاج ہیں وہ اپنی کتاب موید الاسلام میں یون تحریر فرماتے ہیں کہ انجیل مذکورہ کی علامتین عیسائی لوگون مین تین سو ۳۰۰ برس تک بعد از گذر جانے مسیح کے پائی جاتی تھیں۔ پس اب جو غور سے دیکھا جاتا ہے تو ان علامتون

میں سے ایک بھی کسی عیسائی میں پائی نہیں جاتی —
اب حضرات عیسائیوں کو واجب ہے کہ یا تو ان علامتوں
کو اپنے آپ میں ثابت کر دکھلائیں ورنہ راہِ راست دین
محمدی میں آکر اسلامی بپتسما پائیں کہ جس سے دنیا اور
آخرت میں سرخ روئی حاصل ہو۔ فقط —
الراقم منشی جان محمد نقشہ نویس۔

سوالات جواب طلب

عموماً تمام عیسائی صاحبان اور خصوصاً پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب۔ منشی حنیف صاحب سے التماس ہے کہ سوالات مندرجہ ذیل بامید جواب بذریعہ اخبار منشور محمدی ارسال خدمت کرتا ہوں براہِ مہربانی ضرور بالضرور جواب عنایت فرماویں بندہ ممنون احسان ہوگا مگر مجھکو امید ہے کہ منشی حنیف صاحب تو ضرور ہی جواب عنایت فرمائینگے کیونکہ صاحب موصوف کی عادت شریف میں داخل ہے کہ جواب لکھنا ہی کافی جانتے ہیں گو وہ جواب دراصل درست ہو یا غلط اس بات کی کچھ پرواہ نہیں چنانچہ یہہ بے سر و پا لکھنا منشی صاحب کا ناظرین منشور محمدی پر بخوبی واضح ہو چکا ہی چنانچہ میرے مضمون تحقیقات اصل انجیل کے جواب سے یہہ امر مذکورہ بالا اچھی طرح عیاں ہو سکتا ہے کیونکہ میرے مضمون تحقیقات اصل انجیل کا خلاصہ صرف یہہ تھا کہ اس اناجیل مروجہ حال میں چار قسم کے کلام مخلوط ہے اب اسکے جواب میں منشی حنیف صاحب کو صرف اتنا ہی لکھنا کافی تھا کہ یہہ لکھنا تمہارا درست نہیں اور انجیل مروجہ حال میں چار قسم کے کلام داخل نہیں ہوئی اور اس اپنے دعوی پر

عمدہ دلایل پیش کرتے جس سے ہمارے دلایل کو رد کرتے برعکس اسکے ہمارے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا مسئلہ لکھ مارا جسکا ابطال ہمارے طرف سے اہل اسلام بچہ بچہ بھی کر سکتا ہی الغرض اب پھر جناب منشی حنیف صاحب کو بیدار کیا جاتا ہے کہ ضرور بالضرور ہمارے سوالوں کا جواب ادہر ادہر سے منہ چھوڑ کر سیدہی طرح جواب لکھیں اگر جواب معقول نہو سکے تو صاف لکھدیں کہ ہمکو جواب نہیں آتا اگر دونوں طرح کے لکھنے سے درگذر کریں تو ناظرین جان لیں کہ منشی صاحب موصوف تحقیق کے طالب نہیں اقدم بر سر مطلب +

سوال اوّل تیغ و سپر عیسوی مولفہ پادری فورمن صاحب مطبوعہ مشن لودیانہ ۱۸۷۶ء کے صفحہ ۴ میں پادری صاحب موصوف نے واسطے تشخیص نبوت کے چار شرطیں مقرر کیں اور وہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں ہیں یہہ شرط اوّل معجزہ دوئم پیشین گوئی سیوم نیک چال چلن چہارم عمدہ تعلیم پھر پادری صاحب فرماتے ہیں کہ اگر یہہ علامتیں کسی شخص میں پائی جائیں تو اسکو سچا نبی کہنی واجب ہے ورنہ فریبی اسکی نبوت پر اعتقاد نہ کرنا چاہئے انتہی۔
چونکہ تمام عیسائی حوارین مسیح علیہ السلام کو رسول اللہ یقین کرتے ہین چنانچہ پادری فنڈر صاحب اپنی میزان الحق مطبوعہ ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۱۰۱ میں حوارئین کی نسبت فرماتے ہیں کہ حواری خدا کے رسول اور پیغمبری کے مرتبہ میں بلکہ اس سے بھی بالاتر تھے انتہی۔ دیکھئے بموجب قول پادری صاحب کے حوارئین کی رسالت کا تو کیا ذکر ہے بلکہ پیغمبری کے مرتبہ سے بھی ایک بڑا مرتبہ حواریوں کو حاصل تھا + باقی آیندہ

مطبع مجرالاسلام بنگلور میں محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +